پاکستان کا ایک علمی ادارہ: 52 سال کے آئینے میں

تحریر: غزالہ یاسمین

جناب ایڈیٹر! آپ کے لیے یہ بات باعثِ مسرت ہو گی کہ ملک کے ایک وقیع علمی ادارے نے اپنی خدمات کے 52 سال مکمل کر لیے ہیں۔ اس کے یومِ تاسیس 10 مارچ کی مناسبت سے درج ذیل مضمون برائے اشاعت ارسالِ خدمت ہے۔ مہربانی فرما کر اسے 8، 9 یا 10 مارچ کو شائع فرما کر اس علمی ادارے کے کارکنان کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔ شکریہ

علم کا حصول ہمیشہ سے انسانوں کا شرف رہا ہے۔ پہلے انسان حضرت آدم علیہ السلام اور فرشتوں کے درمیان جو مکالمہ ہوا تھا، اس میں انسان کو دیے گئے علم نے انہیں فرشتوں پر امتیاز بخشا تھا اور اسی علم کے باعث فرشتوں کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کر کے انسانیت کے فضل و امتیاز کا اعتراف کریں۔ اس موقع پر شیطان نے علم کی فضیلت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور ہمیشہ کے لیے راندۂ درگاہ ٹھہر گیا۔

علم کی جس فضیلت نے انسانوں کے مورثِ اوّل کو شرف بخشا تھا، اسے ہر زمانے میں آنے والے انسان نے بڑھایا اس لیے کہ علم کا حصول اس کی سرشت میں شامل کر دیا گیا تھا۔ سلسلۂ انبیاء علیہم السلام میں الٰہی علم کا جو سلسلہ شروع ہوا تھا، وہ خاتم الانبیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجودِ مسعود کے باعث بامِ عروج پر پہنچ گیا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی پہلی وحی کا آغاز بھی ''اقرأ'' یعنی پڑھنے کے حکم اور علم کی فضیلت کے بیان سے ہوا۔

نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماننے والوں نے ہمیشہ علم کے حصول اور اس کے پھیلانے میں اپنا کردار ادا کیا اس لیے کہ وہ شرف و فضیلت کے اس منصب کے وارث تھے، جو قرآن حکیم نے انہیں عطا کیا تھا۔

برصغیر میں مسلمانوں نے تقریباً ایک ہزار سال تک حکمرانی کی، جب وہ اپنے علمی مرتبے کو کما حقہٗ برقرار نہ رکھ سکے، تو امامت کے منصب سے محروم ہو گئے، لیکن فضیلت کی چنگاری راکھ کے اندر موجود رہی جس کا ظہور عہدِ زوال میں بھی ہوتا رہا اور کسی نہ کسی حد تک علم کا کارواں رواں دواں رہا۔ 1930ء کے علامہ اقبالؒ کے خطبۂ الٰہ آباد میں جہاں مسلمانانِ برصغیر کے لیے ایک علیحدہ وطن کی تجویز دی گئی تھی، وہیں اس کے برقرار رکھنے کے لیے ایک ایسے تحقیقاتی ادارے کے قیام کو بھی ضروری قرار دیا گیا تھا، جو مسلمانوں کی علمی روایت کا امین ہو اور اسے آگے بڑھا سکے۔

غزالہ یاسمین

علامہ اقبالؒ کا انتقال ہوگیا، لیکن مسلمانانِ برصغیر نے قائداعظم محمد علی جناح کی قیادت میں اپنا سفر جاری رکھا اور 1940ء میں علامہ اقبالؒ کے خواب کو لاہور میں منظور ہونے والی قرارداد کے ذریعے اپنے مستقبل کا نصب العین قرار دے دیا اور پھر سات سال کے مختصر عرصے میں پاکستان کا قیام عمل میں آ گیا۔ نئی ریاست کو اپنے اساسی نظریے سے ہم آہنگ اور مربوط رکھنے کے لیے 1949ء میں دستور ساز اسمبلی نے قراردادِ مقاصد کی منظوری دے دی، جس کے تحت لازم قرار دیا گیا کہ نئی ریاست کا سرکاری مذہب اسلام ہوگا اور یہ کہ اس کا کوئی قانون قرآن وسنت کے خلاف نہیں بنایا جا سکے گا۔ اس موقع پر ایک بار پھر ضرورت محسوس کی گئی کہ عصری تقاضوں کے مطابق قرآن وسنت کے احکام کو منطبق کرنے کے لیے کوئی تحقیقی ادارہ ہونا چاہیے۔ یہی وہ موقع تھا جب 1952ء میں دستور ساز اسمبلی میں اس کے رکن چوہدری معظم حسین المعروف لعل میاں نے ایک قرارداد پیش کی، جس میں اس ادارے کے مقام کی ضرورت پر زور دیا گیا تھا۔ قرارداد منظور ہوگئی اور یوں اس ادارے کے قیام کا پہلا مرحلہ مکمل ہوگیا۔ 1956ء کا دستور منظور ہوا تو اس قرارداد کی روشنی میں تحقیقی ادارے کی شق بھی آئین میں شامل تھی، لیکن ادارے کا قیام عمل میں نہ آ سکا۔ 1958ء میں اس دستور کو ہی مارشل لاء کے تحت ختم کر دیا گیا، لیکن قراردادِ مقاصد کی روشنی میں قرآن وسنت کی اہمیت اور اس کے تحت تحقیقی ادارے کی ضرورت کو تسلیم کیا جاتا رہا۔ 1960ء میں بہرحال وہ وقت آ گیا جب 10 مارچ 1960ء کے دن اس ادارے کے قیام کا اعلان کر دیا گیا۔ 1962ء کے دستور میں اسے تحفظ بھی دیا گیا۔ ابتداً یہ ادارہ کراچی میں قائم کیا گیا لیکن جب دارالحکومت اسلام آباد منتقل ہوا تو یہ ادارہ بھی اسلام آباد آ گیا۔ مختلف ادوار میں یہ ادارہ مختلف وزارتوں کے تحت کام کرتا رہا، جن میں وزارتِ تعلیم اور مذہبی امور شامل تھیں۔ 1973ء کے دستور میں بھی اسے آئینی تقاضا سمجھ کر شامل کیا گیا، اور تحفظ دیا گیا۔ 1980ء میں اسلام آباد میں ایک اسلامی یونیورسٹی قائم کی گئی تو اس ادارے کو اس میں شامل کر دیا گیا۔ 1985ء میں اسلامی یونیورسٹی کو بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کا درجہ دے دیا گیا اور ادارہ بھی اس کے لازمی حصے کے طور پر برقرار رہا اور اب یونیورسٹی کا تحقیقی چہرہ ہے۔

ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی کو قائم ہوئے 52 سال ہو چکے ہیں۔ اس عرصے میں اس ادارے نے اسلام کے تقریباً تمام ہی پہلوؤں پر عصری تقاضوں کے مطابق تحقیقی کام کیا ہے۔ ادارے نے مختلف زبانوں مثلاً اُردو، عربی، فارسی اور انگریزی میں جو کتابیں شائع کی ہیں ان کی تفصیل کچھ یوں ہے: اُردو: 82؛ عربی: 12؛ فارسی: 01؛ انگریزی: 57؛ تحقیقی مقالہ جات: 97؛ سلسلۂ عظیم کتابیں: 84 اور بچوں کی کتابیں: 06۔

تین تحقیقی مجلات اس کے علاوہ ہیں، جو سہ ماہی بنیاد پر مسلسل شائع ہو رہے ہیں، ان کے نام ہیں: ''فکر ونظر'' (اُردو)، ''الدراسات الاسلامیۃ'' (عربی) اور "Islamic Studies" (انگریزی)۔

ادارے کے زیرِ اہتمام مختلف موضوعات پر کانفرنسیں اور سیمینار اور ان میں پیش کیے جانے والے مقالات کی تدوین و

غزالہ یاسمین

اشاعت بھی ادارے کے کاموں میں نمایاں امر ہے۔ادارے سے مختلف اوقات میں ملک کی نامور علمی شخصیات وابستہ رہی ہیں، جن میں کئی ایک اس کے سربراہ بھی رہے۔ان شخصیات میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں:

سربراہان: مولانا عبدالعزیز میمن، ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی، ڈاکٹر فضل الرحمان، ڈاکٹر رشید احمد جالندھری، ڈاکٹر عبدالواحد ہالی پوتا، ڈاکٹر ایس۔ایم زمان، ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری، ڈاکٹر محمد خالد مسعود۔

نامور محققین جو ادارے سے وابستہ رہے: ڈاکٹر اسماعیل راجی الفاروقی، پروفیسر جے۔ایم۔ایس بیجون، مولانا عبدالقدوس ہاشمی، مولانا عبدالرحمان سورتی، پروفیسر مظہر الدین صدیقی، ڈاکٹر ڈبلیو خالد، شیخ صاوی شعلان، پروفیسر محمد سرور، پروفیسر قدرت اللہ فاطمی، پروفیسر محمود احمد غازی، ڈاکٹر علی رضا نقوی، ڈاکٹر خورشید رضوی، ڈاکٹر ایم۔ایس ناز۔

ادارے کی شائع کردہ چند اہم ترین کتابیں: (اُردو) موضوعاتِ قرآن اور انسانی زندگی (خواجہ عبدالوحید)، خطباتِ بہاولپور (ڈاکٹر محمد حمید اللہ)، کتاب اللمع التصوف (ابونصر سراج طوسی)، تقویم تاریخی (مولانا عبدالقدوس ہاشمی)، فقہ اسلامی، دلائل و مسائل (وہبہ الزحیلی) سکون کی تلاش: سوانح عمری (علامہ عبداللہ یوسف علی)، رسالۂ قشیریہ (ابوالقاسم قشیری)، تاریخ علوم میں تہذیبِ اسلامی کا مقام (ڈاکٹر فواد سیزگین)، مجموعہ قوانین اسلام (ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن)، ادب القاضی (تدوین: ڈاکٹر محمود احمد غازی)، اندلس کی اسلامی میراث (تدوین: ڈاکٹر صاحبزادہ ساجد الرحمٰن) قرآن کا تصور تاریخ۔

(عربی) مسند الامام ابوحنیفہؒ (ابونعیم الاصبھانی)، معجم السفر (طاہر احمد السلفی)، الرستمیات (دیوان شعر)

(بچوں کے لیے کتابیں) رس میلہ (ضمیر جعفری)، کلیلہ ودمنہ (انتظار حسین)، اسلامی دنیا (ذوالفقار حمید)

(انگریزی کتابیں)

Al-Qur'an with English Translation, (Pickthall); Quranic Concept of Histry (Mazhar Ud Din Sadiquee); The Social Politiccal Thought of Shah Wali Ullah (Muhammad Al Ghazali); Muslim and the West Encounter and Dialogue (Ansari and Esposito); Shaatibi's Philosophy of Islamic Law (Dr. Muhammad Khalid Masud); Al-Khawarazmi's Algebra (Al-Khawarazmi); Islam and Art (Lois Lamya Al-Faruqi)

غزالہ یاسمین

ادارے کے مجلّات کے مدیران میں سے نمایاں شخصیات:

"**فکرونظر**" پروفیسر سرور، مولانا عبدالقدوس ہاشمی، ڈاکٹر اشرف الدین اصلاحی، ڈاکٹر محمود احمد غازی، صاحبزادہ ساجد الرحمان

"**الدراسات الاسلامیہ**" عطا حسین، مولانا عبد الرحمان سوتی، ڈاکٹر محمود احمد غازی اور ڈاکٹر محمد الغزالی (1987ء سے اب تک)،

"Islamic Studies" اے۔ایس بزمی انصاری، ڈاکٹر فضل الرحمان، ڈاکٹر ضیاء الحق مرحوم، ڈاکٹر محمد خالد مسعود، ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری

ادارے کے تحقیقی شعبے: ادارے میں متعدد تحقیقی شعبے کام کر رہے ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں: فقہ اور قانون، معاصر اسلامی فکر، قرآنی تعلیمات، حدیث وسنت، سیرہ، قدیم اسلام فکر، مخطوطات کی تدوین وطباعت

مختلف ادوار میں پاکستان اور دیگر ممالک سے نامور شخصیات نے اس ادارے کے دورے بھی کیے۔ جن میں منٹگمری واٹ، مفتیٔ اعظم فلسطین سید امین الحسینی، مولانا سید ابوالحسن ندوی، شیخ الازہر مولانا عبدالعلیم محمود، ڈاکٹر محمد حمید اللہ اور دیگر شخصیات شامل ہیں۔

ادارے کی لائبریری کا تعارف:

ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی کی لائبریری کو ملک میں اسلامی موضوعات پر قدیم ترین لائبریری تصور کیا جاتا ہے۔ یہ لائبریری نامور اسکالر ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے نام موسوم ہے۔ قدیم وجدید کتابوں کی مجموعی تعداد 1,43000 ہزار سے زائد ہے۔ نادر مخطوطات کی ایک بڑی تعداد (تقریباً 281) اس کے علاوہ ہے جن میں قرآن کریم کے قدیم ترین نسخے بھی شامل ہیں۔ ملک بھر اور بیرون ملک سے سینکڑوں علمی وادبی وتحقیقی مجلّات کی بڑی تعداد لائبریری کو موصول ہوتی ہے جن کی تعداد 1100 سے زائد ہے۔ اس لائبریری کا ایک خاص شعبہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق ہے جس کو نیشنل سیرہ اسٹڈی سنٹر کا نام دیا گیا ہے۔ ادارے کی لائبریری کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ ملک کی نامور شخصیت مولانا کوثر نیازی (مرحوم) کی ذاتی لائبریری بھی اب اس کا حصہ ہے۔ اسی طرح انٹرنیٹ کے ذریعے لائبریری کو پوری دنیا کے علمی ذخائر سے بھی منسلک کردیا گیا ہے۔

تحریر: غزالہ یاسمین
کالم نگار، ڈھوک کشمیریاں
سروس روڈ راولپنڈی